|  |  |
| --- | --- |
| 3**) روز جزا كے احوال** | |
| قیامت کس طرح برپا ہو گی؟ اِس کی تفصیلات قرآن میں کئی مقامات پر بیان ہوئی ہیں ۔ زمین و آسمان پر کیا گزرے گی، مہ و آفتاب او رنجوم و کواکب کے ساتھ کیا ہو گا، زمین پر بسنے والی مخلوقات کس صورت حال سے دو چار ہوں گی، لوگ کس طرح قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کے حضور میں جمع ہوں گے، قرآن میں جگہ جگہ اِس کی تصویریں ہیں ۔ ادب جاہلی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں کا ذوق تشبیہ سے زیادہ تصویر کا رہا ہے۔ قرآن نے اِس کی رعایت کی ہے اور انذار قیامت کے لیے اُس کی ہلچل کا ایسا مرقع کھینچ دیا ہے کہ اُس کا قاری گویا اُسے اپنی آنکھوں کے سامنے برپا ہوتے دیکھتا ہے۔ اِس سے حوادث کی جو ترتیب سامنے آتی ہے، وہ یہ ہے: | |
| الف) لوگ پورے اطمینان کے ساتھ اپنے کاروبار چلا رہے ہوں گے۔ اُن میں سے کوئی راستے میں ہو گا، کوئی بازار میں ، کوئی مجلس میں اور کوئی اپنے گھر میں ۔ کسی کے حاشیۂ خیال میں بھی نہیں ہو گا کہ نظم عالم درہم برہم ہونے والا ہے کہ اچانک صور پھونکا جائے گا اور زلزلۂ قیامت برپا ہو جائے گا۔ زمین کی آبادی پر اِس کے نتیجے میں جو کچھ گزرے گی، اُس کا نقشہ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر کھینچا گیا ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک کے بعد زلزلے کا دوسرا جھٹکا آئے گا اور زمین کی حالت اُس کشتی کی سی ہو جائے گی جو موجوں کے تھپیڑے کھا کر ڈگمگا رہی ہو تو دل کانپ رہے ہوں گے، نگاہیں خوف زدہ ہوں گی او رلوگ ایسے مدہوش اور متوالے ہو جائیں گے کہ گویا عذاب الٰہی کی ہولناکی نے سب کو پاگل بنا کر رکھ دیا ہے۔ |
| ب) یہی وہ وقت ہے جب نظم عالم درہم برہم ہونا شروع ہو گا۔ پوری کائنات میں ایک ایسا زلزلۂ عظیم برپا ہو جائے گا جس سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، سمندر پھوٹ بہیں گے، تمام کہکشانیں او راجرام فلکی اپنی جگہ چھوڑ کر ایک دوسرے میں جا پڑیں گے۔ ہر طرف ایسا اختلال ہو گا کہ خیال اُس کے تصور سے اور الفاظ اُس کے بیان سے قاصر ہوں گے۔ یہ سلسلہ ایک ایسی مدت تک جسے خدا ہی جانتا ہے، جاری رہے گا۔ |
| اِس کے بعد وہ مقامات ہیں جنھیں برزخ، محشر، دوزخ اور جنت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ | | |
| برزخ سے مراد وہ حد فاصل ہے، جہاں مرنے والے قیامت تک رہیں گے۔ روایتوں میں قبر کا لفظ مجازاً اِسی عالم کے لیے بولا گیا ہے۔ اِس میں انسان زندہ ہو گا، لیکن یہ زندگی جسم کے بغیر ہو گی او ر روح کے شعور، احساس اور مشاہدات و تجربات کی کیفیت اِس میں کم و بیش وہی ہو گی جو خواب کی حالت میں ہوتی ہے۔ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کا معاملہ بالکل واضح ہو گا، خواہ وہ درجۂ کمال میں وفاداری کا حق ادا کرنے والے ہوں یا سرکشی اور تکبر سے جھٹلانے والے اور کھلے نافرمان، اُن کے لیے ایک نوعیت کا عذاب و ثواب اِسی عالم سے شروع ہو جائے گا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُن سے حساب پوچھنے اور اُن کے خیر و شر کا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ | | |
| اِس سے اگلا مقام محشر ہے۔ دوسری مرتبہ نفخ صور کے بعد تمام انسان اُس میں زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ یہ زندگی روح و جسم کے ساتھ ہو گی۔ قرآن میں اِسی کو دوسری مرتبہ کی زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اِس میں انسان کے دنیوی جسم کو ایک ایسے جسم میں تبدیل کر دیا جائے گا جو خدا کی ابدی بادشاہی میں نعمت و نقمت کی ہر حالت میں رہنے کے لیے موزوں ہو گا، لیکن ٹھیک اُسی شخصیت کے ساتھ جس کے ساتھ وہ آج زندہ ہے۔ | | |
| تمام نوع انسانی اُس روز تین گروہوں میں بانٹ دی جائے گی: ایک حق کے لیے سبقت کرنے والے، دوسرے عام صالحین جن کا نامۂ اعمال اُن کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، تیسرے وہ مجرم جن کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے اور پیچھے ہی سے اُن کا نامۂ اعمال اُن کے بائیں ہاتھ میں پکڑا دیا جائے گا۔ | | |
| **4) روز جزا كے مقامات** | | | |
| انسان اِس دن کی حاضری کے لیے جن مراحل سے گزرتا ہے، اور اِس کے بعد جن مقامات پر ٹھیرایا جائے گا، اُس کی تفصیلات بھی قرآن میں بیان ہوئی ہیں ۔ وہ کشاں کشاں اُسی طرف بڑھ رہا ہے۔ اِس سفر کا پہلا مرحلہ موت ہے۔ دنیا کی چند روزہ زندگی کے بعد یہ مرحلہ ہر انسان پر لازماً آتا ہے۔ اِس سے کسی کو مفر نہیں ہے۔ یہ صبح آ سکتی ہے، شام آ سکتی ہے، انسان اپنی پیدایش سے پہلے اور پیدا ہوتے ہی اِس سے ہم کنار ہو سکتا ہے۔ بچپن، جوانی اور بڑھاپے میں یہ جس وقت چاہے، آ جاتی ہے اور ہر شخص کو چار و ناچار اِس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اِس کی حقیقت قرآن میں یہ بیان ہوئی ہے کہ انسان کی اصل شخصیت کو، جسے قرآن میں نفس سے تعبیر کیا گیا ہے اور جو اُس کی حیوانی زندگی سے الگ ایک مستقل وجود ہے، اُس کے جسم سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ اِس کے لیے ایک خاص فرشتہ مقرر ہے جس کے ماتحت فرشتوں کا ایک پورا عملہ ہے۔ وہ آ کر باقاعدہ اُس کو ٹھیک اُسی طرح وصول کرتا ہے، جس طرح ایک سرکاری امین کسی چیز کو اپنے قبضے میں لیتا ہے۔ | | | |
| اِس موقع پر جو معاملہ انسان کے ساتھ کیا جاتا ہے، اُس کا ذکر بھی قرآن میں ہوا ہے۔ انبیا علیہم السلام کی طرف سے اتمام حجت کے بعد اُن کے منکرین کی روحیں فرشتے اُنھیں مارتے ہوئے قبض کرتے ہیں اور موت کے وقت ہی بتا دیتے ہیں کہ اُن کے کرتوتوں کی وجہ سے اب اُن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ دوسری طرف جو لوگ رسولو ں پر ایمان لاتے اور کفر و شرک اور ظلم و عدوان کی ہر آلایش سے بالکل پاک ہوتے ہیں ، اُنھیں فرشتے سلام بجا لاتے اور جنت کی بشارت دیتے ہیں ۔ | | | |
| اِس کے بعد وہ مقامات ہیں جنھیں برزخ، محشر، دوزخ اور جنت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ | | | | |
| برزخ سے مراد وہ حد فاصل ہے، جہاں مرنے والے قیامت تک رہیں گے۔ روایتوں میں قبر کا لفظ مجازاً اِسی عالم کے لیے بولا گیا ہے۔ اِس میں انسان زندہ ہو گا، لیکن یہ زندگی جسم کے بغیر ہو گی او ر روح کے شعور، احساس اور مشاہدات و تجربات کی کیفیت اِس میں کم و بیش وہی ہو گی جو خواب کی حالت میں ہوتی ہے۔ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کا معاملہ بالکل واضح ہو گا، خواہ وہ درجۂ کمال میں وفاداری کا حق ادا کرنے والے ہوں یا سرکشی اور تکبر سے جھٹلانے والے اور کھلے نافرمان، اُن کے لیے ایک نوعیت کا عذاب و ثواب اِسی عالم سے شروع ہو جائے گا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُن سے حساب پوچھنے اور اُن کے خیر و شر کا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ | | | | |
| اِس سے اگلا مقام محشر ہے۔ دوسری مرتبہ نفخ صور کے بعد تمام انسان اُس میں زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ یہ زندگی روح و جسم کے ساتھ ہو گی۔ قرآن میں اِسی کو دوسری مرتبہ کی زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اِس میں انسان کے دنیوی جسم کو ایک ایسے جسم میں تبدیل کر دیا جائے گا جو خدا کی ابدی بادشاہی میں نعمت و نقمت کی ہر حالت میں رہنے کے لیے موزوں ہو گا، لیکن ٹھیک اُسی شخصیت کے ساتھ جس کے ساتھ وہ آج زندہ ہے۔ | | | | |
| تمام نوع انسانی اُس روز تین گروہوں میں بانٹ دی جائے گی: ایک حق کے لیے سبقت کرنے والے، دوسرے عام صالحین جن کا نامۂ اعمال اُن کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، تیسرے وہ مجرم جن کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے اور پیچھے ہی سے اُن کا نامۂ اعمال اُن کے بائیں ہاتھ میں پکڑا دیا جائے گا۔ | | | | |
| یہی موقع ہے، جب حساب ہو گا اور اتمام حجت کے لیے گواہ پیش کیے جائیں گے۔ انبیا علیہم السلام بھی گواہی کے لیے بلائے جائیں گے۔ لوگوں کی زبانیں ، ہاتھ، پاؤں ، کان، آنکھیں اور جسم کے رونگٹے تک گواہی دیں گے۔ اِس کے بعد فیصلہ سنایا جائے گا اور لوگ دوزخ او رجنت میں بھیج دیے جائیں گے۔ | | | | |
| 2( روز جزا كی علامات | | | | |
| یہ دن کب آئے گا؟ قرآن نے واضح کر دیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اِس کا وقت اُسی کے علم میں ہے اور اپنے کسی نبی یا فرشتے کو بھی وہ اِس پر مطلع نہیں کرتا۔ اِس کے آثار و علامات، البتہ قرآن و حدیث اور قدیم صحیفوں میں بیان ہوئے ہیں ۔ اِن میں سے بعض عمومی نوعیت کے ہیں اور بعض کی نوعیت متعین واقعات و حوادث کی ہے۔ پہلی قسم کی علامات میں سے کوئی چیز قرآن میں بیان نہیں ہوئی۔ اِن کا ذکر روایتوں میں ہوا ہے۔ دوسری قسم کی علامتوں میں سے بھی ایک ہی چیز قرآن میں بیان ہوئی ہے اور وہ یاجوج و ماجوج کا خروج ہے۔ لہٰذا یقینی علامت تو یہی ہے۔ اِس کے علاوہ جو علامات بالعموم بتائی جاتی ہیں ، اُن میں سے کچھ ظاہر ہو چکی ہیں اور باقی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اُن کی نسبت میں کوئی غلطی نہیں ہوئی تو لازماً ظاہر ہو جائیں گی۔ | | | | |